

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول مع — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ معہ محصول مع

نمبر ۲۹ جلد ۳ — لودیانہ ۲۲ جولائی ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور متھہ ایجنٹان تجارت بیرونی

بمقام لندن نمبر ۲۱ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لندن نمبر ۲۱ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھہ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور متھہ اُنکے قایم مقام ہوکر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنہیں لندن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں۔

صاحبان ہل اور متھہ نے مدت سے اشیاء کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہے اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیاء کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب خرید کر بحفاظت تمام بند کرکے مشتریان کی خدمت میں دیا و مصاکر میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت رہتی ہے پادری صاحبان سے کچھہ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہے کہ جو صاحبان جدید جسقدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لندن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کریں۔

صاحبان ہل اور متھہ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکاٹ اور دہلیر اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں۔

جو صاحب کچھہ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کر سکتے ہیں۔

اِلتماس

صاحبان مشتریان اخبار نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ براہ مہربانی قیمت بقایا اور پیشگی مرحمت فرماویں۔

ہمارے بعض شہری صاحبان نے تو اسقدر خموشی اختیار کی ہے کہ ۱۸۷۴ء بھی بیباق نہیں فرمایا۔ امید کہ اِس التماس پر علو ہمتی کو کام فرماوینگے +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار کا اُس ہندوستانی جوان کے ساتھہ ملنا اور باہم گفتگو کرنا

اور اگر ایسا ہی ہوا تو نوکری ایکطرف اپنی جان بچانی مشکل ہو جائیگی یہہ کہکر پوچھنے لگا کہ صاحب اپنی سرگذشت تو مینے کہہ سنائی اب آپ فرمایئے کہ حضور یہاں پر کسطرح تشریف لائے اور کیا ارادہ ہے اتنے میں بختیار روٹی کھا چکا تھا کلی کر حقہ مانگا بھٹیاری نے بھر کے جھٹ آگے لا رکھا دم لگاتا جاتا ہے اور ساتھہ ہی ساتھہ اپنے دوست وزیر علی کی طرف متوجہہ ہوکر کہتا ہے کہ صاحب میں دوآبہ کا باشندہ ہوں جوتی چمڑا خریدنے کو یہاں آیا تھا باپ دادے سے یہی پیشہ چلا آتا ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ انگریزوں کی عملداری میں ہندوستانیوں کو بہت دخل ہے ہم پنجابیوں کو اُنکی طرح کچھ کام کاج کرنا نہیں آیا میں بڑے شوق سے اُن لوگونکے پاس آتا جاتا رہا اُنکی صحبت سے فایدے بھی بہت اُٹھائے اور دل میں امید تھی کہ اُنہیں کی طرح ایک نہ ایک دن کسی اچھے منصب پر سرفراز ہو جاؤنگا مگر قسمت اُن جیسی کہاں

تھی آخر مایوس ہوکر گھر چلا آیا اور باپ دادیکا وہی قدیمی پیشہ اَسنبھالا اگرچہ آگے کبھی سفر نہیں کیا تھا اور نہ اکیلا گھر سے باہر نکلا مگر انگریزی عہد کی امنیت نے ماں باپ کو بھی بیٹے اکیلے باہر نکلنے پر بلا تامل راضی کر دیا یہہ ایسی نوشیروانی عہد کی خوبی ہیکہ ہزاروں تجارت پیشہ آدمی وہاں سے دہلی دکھن اور پورب پچھم چلے جاتے ہیں لاکھوں روپیہ کا مال معجنس خرید لاتے ہیں کوئی راستہ میں نہیں ٹوکتا کہ کہاں سے لائے اور کہاں لیجاؤگے جنگل بیابان میں سونا اچھالتے چلے جاؤ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے مُنہہ میں کے دانت ہیں۔ اب وہ بات بالکل نہیں ہی کہ ادنیٰ ادنیٰ جاگیر دار اپنی اپنی سرحد میں تجاروں کو بغرض محصول گرفتار کر تنگ کیا کرتے تھے اور تاجر لوگ تخفیف محصول کے لحاظ سے اپنے اُونٹ خچر وغیرہ باربرداری کے مویشیوں کے ساتھہ راہ چھوڑ دس دس بارہ بارہ کوس کا چکر کھا بڑی دقت کے ساتھہ گھوم کر جاتے تھے اور انجام کار وقت بیوقت تنہا بیابان میں لوٹے جاتے جان سے ہاتھہ دھو بیٹھتے تھے سکھوں کے عہد کی تکلیفوں کو اگر یاد کیا جاوے تو دن کا کھانا پینا بھی مسلمانوں کو نماز کی بانگ تک بھی دینیکا اختیار نتھا اب جسطرح چاہتے ہیں اپنے معبود کی عبادت بلا روک ٹوک بجا لاتے ہیں خدا کرے انکی سلطنت دایم قایم رہے ہم غریبوں کی بھی روٹی بہت ہی یہہ بات سُنتے ہی وزیر علی نے اُسکا ہاتھہ پکڑ لیا کہ خدا کے لئے ایسی دعا نہ مانگئے تم کس خیال میں پڑ گئے یہاں تو معاملہ ہی دگرگوں ہی سُنئے صاحب فرنگیوں نے جو گھاس پھوس اکٹھا کر چھاونیوں میں بنگلے و بنگلے بنا رکھے تھے اُنہیں آج کل میں ہی آگ لگا چاہتی ہی بلکہ کیا جانئے کہ اسوقت جبکہ ہم تم دونو سرائے میں بیٹھے باتیں بنا رہے ہیں اودہر کہیں بارگوں کی بارکیں جل رہی ہوں البتہ اگر دو ایک مہینوں کا وقفہ ہوگیا اور اس اندر ہی اندر سلگتی آگ نے سر باہر نہ نکالا تو کچھ اندیشہ نہیں ہی۔ اسی گفتگو میں رات بہت چلی گئی نہ تو بختیار ہی پوچھہ سکا کہ اس اجمال کی تفصیل کیا ہی اور نہ وزیر علی صاحب ہی اپنے رموز و کنایہ کو کھولکر بیان کر سکے نیند کا وقت تھا حقہ کے ایک دو دم لگا سلام و علیک کر رخصت ہوئے۔ باقی ہفتہ آیندہ +

محمد صاحب نے معجزے کئے ہیں یا نہیں

تمام اہل اسلام مقر ہیں کہ محمد صاحب نے بہت سے معجزے دکھلائے ہیں اگر کوئی اُسکے معجزے پر شک کرے تو وہ اُنکی نظر میں کافر اور ملعون ہو۔ مگر جو کوئی تعصب اور ضد کو ترک کر کے حق کا متلاشی ہو اُسے چاہئے کہ ان باتوں سے ہرگز نہ ڈرے کیونکہ وہ لوگ جو اپنے مذہب کو بغیر سوچے اور دریافت کئے سچا اور دوسروں کے مذہب کو جھوٹا جانتے ہیں وہ اکثر اُس شخص کو جو دین حق کی تحقیقات کرنا چاہتا ہو طعن اور ملامت کرتے ہیں اور اُسکو ملعون کافر اور طرح طرح کا مُجرم ٹھہراتے ہیں۔ مثلاً اگر شایستہ آدمی عمدہ لباس پہنکر ننگے وحشی آدمیوں میں جا نکلے۔ تو کیا وہ اُس کے ساتھہ نیک سلوک سے پیش آوینگے۔ ہرگز نہیں بلکہ پتھراؤ کرینگے اسلئے ہمیں مناسب ہی کہ جس قدر وہ ہمارے ساتھہ سختی اور تعدی کریں اُسیقدر ہم حق کے دریافت کرنے میں سعی اور کوشش کریں۔ محمدیوں کا دعویٰ ہی کہ محمد صاحب کے بہت سے معجزوں کا ذکر حدیثوں اور قرآن میں موجود ہی اور محمد صاحب کی وفات کے بعد محمدیوں نے بھی بہت سے معجزے کئے ہیں۔ اب ہمپر یہہ فرض ہی کہ حتی المقدور ان چار باتوں پر خوب غور کریں سب لوگ جانتے اور اقرار کرتے ہیں کہ کراماتوں کو پختہ شہادتوں سے قبول کرنا چاہئے اور بغیر گواہی پختہ کے قبول کرنا مناسب نہیں۔

اوّل اُنکے ہم اس دعوے کو تحقیق کرتے ہیں کہ حدیثوں میں کیسی کراماتوں کا ذکر ہی۔ مثلاً لکھا ہی کہ ایک روز جب محمد صاحب کو حاجت ہوئی تو درخت اکٹھے ہوکر اُنکے لئے جائے ضرور بن گئے۔ اب ہم اِسبات پر کئی ایک سوال کرتے ہیں سوال اول کیا سب محمدی لوگ حدیثوں کو ملتے ہیں۔ نہیں ہر شخص کو معلوم ہی کہ شیعہ سب حدیثوں کو نہیں مانتے سوال دوم کیا سُنّی تمام حدیثوں کو قابل اعتبار سمجھتے ہیں کبھی نہیں۔ یہہ بات صاف ظاہر ہی کہ سُنّی حدیثوں کو درجہ بہ درجہ مانتے ہیں۔ اِس سے واضح ہوتا ہی کہ اُنکے نزدیک بھی حدیثیں اعتبار کے لایق نہیں ہیں۔ اب اُنکا نامعتبر ہونا چند دلیلوں سے جو ذیل میں مندرج کی جاتی ہیں ثابت ہو۔ محمد صاحب کی حیات میں اُنکے پیرو اُن کو بہت ہی عزیز جانتے تھے لیکن جب وہ فوت ہوگئے تو اُنکے پیرو کہنے لگے کہ حضرت نے ہم سے یہہ باتیں فرمائی تھیں غرضکہ ہر ایک اُن میں سے یہی کہتا تھا کہ محمد صاحب نے مجھے فلانی بات سُنائی۔ کچھہ عرصہ بعد محمد صاحب کی اُنہوں نے اُن تمام باتوں کو جمع کرنے کا ارادہ کیا۔ اور یہہ بھی واضح ہو کہ سب لوگ دانا نہیں ہوتے اور نہ سب لوگ سچے ہوتے ہیں۔ جاہل اپنی جہالت کے سبب اُن باتوں کو جو قابل اعتبار نہیں لوگوں کو سُناتے تھے۔ فی الجملہ اُنہوں نے اور اَور جھوٹوں نے عزت اور حرمت پانے کے لئے اِن باتوں کا ذکر لوگوں کے آگے کیا اور اِن تمام باتوں کو جمع کرایا۔ جب عالموں نے اِن باتوں پر غور کی تب اُنہوں نے سوچا کہ یہہ باتیں بالکل ماننے کے لایق

نہیں ہیں۔ مگر جو باتیں اُنکو ذرہ بھی اچھی معلوم ہوئیں اُنکو علیحدہ کر لیا۔ اب ہمکو کیونکر معلوم ہو کہ وہ باتیں جنکو عالموں نے تسلیم کیا راست ہیں اور جنکو اُنہوں نے رد کیا خلاف ہیں کیونکہ عقلمندوں کے نزدیک تحقیق کرنا اِن اَمورات کا محال ہو۔ ایسی باتیں قابل تسلیم کبھی نہیں ہو سکتیں۔ سب لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ جب کوئی پیشوا یا گرو مر جاتا ہو تو اُسکے پیرو یا چیلے اُسکے حق میں عجیب عجیب باتیں لوگوں کو سُناتے ہیں۔ مگر کون جانتا ہو کہ وہ سب باتیں سچی ہیں۔ کوئی دانا شخص ایسی باتوں پر بغیر ثبوت یقین نہیں کر سکتا ✤

مثلاً صرف تین چار سو برس کا عرصہ گذرا ہو کہ بابا نانک مر گیا۔ اُسکے پیرو ابتک بہت سی کرامتوں کا ذکر کرتے ہیں اُن عجیب باتوں میں سے ایک تو یہہ ہو کہ ایک روز بابا نانک مکہ شریف گیا اور کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سو گیا۔ ایک مسلمان نے دیکھ کر اُسے گالیاں دیں اور کہا کہ کعبہ کی طرف تمنے کیوں پاؤں کیا ہو۔ یہہ سُنکر بابا نانک نے اپنے پاؤں دوسری طرف کر لئے اور سو رہا۔ اِتنے میں کعبہ بھی فی الفور اُسکے پاؤں کی طرف ہو گیا۔ کیا کوئی محمدی اِس کرامت کو قابل اعتبار سمجھتا ہو کوئی نہیں ✤

پوشیدہ نہ رہے کہ جب کوئی آدمی اپنے لئے بڑا محل بنانا چاہتا ہو تو اُسکو بڑی پختہ بنیاد درکار ہوتی ہو تا کہ اُسکا مکان دیر تک قایم رہے۔ اسیطرح ہمارے ایمان کے لئے پختہ نیو درکار ہو نہ صرف لوگوں کی بیہودہ باتیں بلکہ خدا تعالیٰ کا پاک کلام ✤

اب ہمیں یہہ بھی دریافت کرنا چاہئے کہ آیا قرآن سے محمد صاحب کی کراماتیں ثابت ہوتی ہیں کہ نہیں۔ سورۂ قمر کی پہلی آیت میں لکھا ہو کہ اقتربت الساعت وانشق القمر۔ یعنے پاس آ لگی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند۔ لیکن اکثر محمدی کہتے ہیں کہ اِس آیت میں روز حشر کا ذکر ہو اور ہمکو عبارت سے صاف معلوم نہیں ہوتا ہو کہ اسمیں محمد صاحب کا ذکر ہو۔ کیونکہ کسی کا نام اسمیں مندرج نہیں کیا گیا۔ پھر سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں لکھا ہو۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ الخ۔ جسکے یہہ معنے ہیں پاک ذات ہو جو لے گیا اپنے بندے کو راتی رات ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک فقط۔

لیکن اِس آیت میں بھی محمد صاحب کا ذکر نہیں ہو اور مسیح کی وفات کے چالیس برس بعد ٹائٹس نے جو رومی سپہ سالار تھا اُس مسجد کو گرا دیا تھا اور محمد صاحب کے وقت تک کسی نے اِس جگہہ مسجد نہ بنائی تھی اور محمد کے وقت پرلی مسجد موجود نہ تھی۔ پھر وہ کس طرح اِس مسجد میں گیا۔ اور کوئی یہہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ فلانے نے اِس معجزے کو دیکھا یعنے محمد صاحب کا بیت الحرام سے بیت المقدس تک جانا۔ یہہ بھی واضح ہو کہ تواریخ کی باتیں صرف گواہیوں سے ثابت ہو سکتی ہیں۔ جب اِس بات کا کوئی پختہ گواہ نہیں ہو تو یہہ کس طرح قابل اعتبار ہو سکتا ہو۔ یہہ بھی پوشیدہ نہ رہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ محمد صاحب نے معجزے کئے ہیں۔ تو وہ سراسر قرآن کے برخلاف کہتا ہو کیونکہ اِسمیں بار بار لکھا ہو کہ محمد صاحب نے معجزے ہرگز نہیں کئے۔ اگر دریافت کرنا ہو تو سورۂ انعام کی اِن آیتوں میں ملاحظہ کرو۔ ۳۷ آیت قالوا لولا نزل علیہ آیۃ ولکن اکثرھم لا یعلمون۔ اور کہتے ہیں کیوں نہیں اُتری اِسپر نشانی اُسکے رب سے تو کہہ کہ اللہ کو قدرت ہو کہ اُتارے کچھ نشانی لیکن اُن بہتوں کو سمجھ نہیں۔ اور پھر اِسی سورہ کی ایک سو نویں آیت۔ واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جاءتھم آیۃ لیؤمنن بھا قل انما الآیت عند اللہ وما یشعرکم انھا اذا جاءت لا یؤمنون اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ اگر اُنکو ایک نشانی پہنچے البتہ اُسکو مانیں تو کہہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو کہ جب وہ آوینگے تو یہہ نہ مانینگے۔ ایکسو گیارھویں۔ ولو اننا نزلنا الیھم الملئکۃ وکلمھم الموتیٰ وحشرنا علیھم کل شئ قبلا ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ ولکن اکثرھم یجھلون۔ اور اگر ہم اُن پر اُتاریں فرشتے اور اُن سے بولیں مُردے اور جلاویں ہم ہر چیز کو اُن کے سامھنے ہرگز ماننے والے نہیں مگر جو چاہے اللہ پر یہہ اکثر نادان ہیں۔ اور ایک سو چوبیسویں۔ و اذا جاءتھم آیۃ قالوا لن نؤمن حتیٰ نؤتیٰ مثل ما اوتی رسول اللہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ اور جب پہنچے اُنکو ایک آیت کہیں ہم ہرگز نہ مانینگے جب تک ہمکو نہ ملے جیسا کچھ پاتے ہیں اللہ کے رسول اللہ بہتر جانتا ہو جہاں بھیجے اپنے پیام پھر سورۂ اعراف کی ایکسو اٹھاسیویں۔ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون۔ تو کہہ میں مالک نہیں جان کے بھلے اور بُرے کا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں جانا کرتا غیب کی باتوں کو بہت خوبیاں لیتا اور مجھ کو بُرائی کبھی نہ پہنچتی میں تو یہہ ہوں ڈر اور خوشی سُنانیوالا ماننے والے لوگوں کو۔ باقی آیندہ ✤

بموجب حکم رب کے ہو یہہ فتوی — کہ جو سچائی سے ہو بغض رکھتا
رہیگا جھوٹھ ہی میں مبتلا وہ — نہ چھوٹیگا کبھی ایسا پھنسا وہ
دغا کو دوست جو کوئی ہو رکھتا — وہ آخر تک رہیگا اُسمیں جکڑا
نہ چھوٹیگا کبھی پھندے سے اُسکے — خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

ڈھوکہہ

آج ہمارے پاس ناصر الاخبار دہلی نمبر ۱۹ مطبوعہ ۹ جولائی ۱۸۸۴ء پہونچا۔ ہمنے جب اُسکا لفافہ اُتارا تو ناصر الاخبار میں سے ایک پرچہ اخبار مہر درخشاں نمبر ۱۷ مطبوعہ ۹ جولائی برآمد ہوا ہم اسی فکر میں تھے کہ ایک لفافہ میں دو اخبار جنکے نام علیحدہ علیحدہ ہیں صرف آدہ آنہ محصول میں مہتمم ناصر الاخبار نے کیوں روانہ کئے۔ مہر درخشاں کو جب ناصر الاخبار سے علیحدہ کیا تو اُسکے اندر سے ایک اور پرچہ جسکی پیشانی پر لکھا ہوا ہو کہ (خیر خواہ عالم کا پاچی پن) دیکھ کر ہنسی آئی۔ خیر خواہ عالم کے پاجی پن کو جب مطالعہ کیا تو مہتمم خیر خواہ عالم کی ہجو اور مذمت کو پایا جسکا بیان کرنا ہمکو زیبا نہیں کیونکہ فن وقایع نگاری سے بعید ہی +

ایک لفافہ میں دو اخبار علیحدہ علیحدہ نام کے روانہ کرنا سرکار کو دہوکہ دینا تو تھا ہی دوسرا دہوکہ یہہ بھی نکلا کہ جو پرچہ خیر خواہ عالم کا پاجی پن ہو اُسپر نہ تو لفظ ضمیمہ ہو اور نہ نام مطبع کا راقم اُسکا ضرور محمد اکبر واعظ سن القرآن ہو خط اور کاغذ مہر درخشاں کے موافق ہو مطبع کا نام پرچہ کے نیچھے نہ لکھنا خلاف قانون چھاپہ خانہ کے ہو۔ ہمنے اپنا فرض ادا کر دیا آگے سرکار جانے و ناصر الاخبار والے۔ ہمکو اس دہوکہ دہی پر اتنا افسوس ضرور آتا ہو کہ یہہ ہی صاحب ناصر الاخبار والے واعظ مقرر کرتے ہیں چندہ جمع کمیٹی اسلامیہ کے لئے کرتے ہیں لوگوں کو اپنی دانست میں راہ راست دکھانے میں اور خود اُلٹی چلنے میں شاید امام صاحب فن مناظرہ نے ایک یہہ فن بھی سکھا دیا ہوگا کہ سرکار انگریزی چونکہ مذہب عیسائی رکھتی ہو اور ہم اُنکے مخالف مسلمان ہیں اُنکے ساتھہ جہانتک ہو ایسا ہی کیا جاوے یعنے بجائے ایک آنہ محصول کے آدہ ہی آنہ دیا جاوے سرکار نے تو غریب اخبار والوں پر رحم کھاکر بجائے ایک آنہ کے آدہ آنہ محصول اخبار کا کر دیا تھا مگر ناصر الاخبار والوں کو اب بھی صبر نہ آیا +

ہمکو خوف ہو کہ شاید ایسے ایسے صاحبوں کی بدولت ہم اور ہمارے ہمعصر سرکار کی مہربانی خسروانہ سے محروم نہ ہو جاویں یعنے بجائے آدہ آنہ کے پھر ایک آنہ محصول قرار پا جاوے۔ اور ایک کی کرنی سب بھریں۔ ہم کیوں ڈریں جو کریگا سو بھریگا +

ہند کی ریاستیں ابتر کیوں ہیں

اگرچہ ہمکو اپنی دیسی ریاستوں کی حالت دیکھکر یہہ خیال آتا ہو کہ دیسی ریاستیں جس ڈھنگ پر ہیں اور حالات ملکی و مالی ابتری میں پڑی ہوئے ہیں۔ ابتری کا حال اور اُنکے ابتر ہونے کا باعث لکھیں مگر پھر خیال آیا کہ سُنتا کون ہو کیوں ناحق کی سامع خراشی کریں۔ لیکن اب تو رہا نہیں جاتا دل یہی چاہتا ہو کہ ضرور ریاستوں کی ابتری کا حال سب ہم لکھیں کوئی نہ کوئی والی ریاست دیکھہ ہی لیگا۔ عمل کرنا نہ کرنا اُنکا اختیار۔ عمل کیونکر کریں کوئی میر منشی یا مدار المہام ایسا نہیں ہو کہ اپنی ریاست کے حالات جو اخباروں میں مندرج ہوتے ہیں والی ریاست تک پہنچاویں یا اُنکو سُناویں اگر ایسا ہوتا تو والی بڑودہ جسکو تمام اخبار والے ہدایت کرتے رہے آجکل مدراس میں کیوں ہوتے اور کیوں مقررہ ٹکڑہ کھاتے۔ اور ہمکو یہہ کیوں کہنا پڑتا کہ ہند کی ریاستیں ولایت میں اور طرح سے مشہور ہیں۔ چاہئے تھا کہ جس طرح ریاستوں کے والی فضول خرچی اور بدانتظامی میں مشہور ہیں فضول خرچی سے نیکنام مشہور ہو جاتے۔ ابتری ریاست کا اول سبب یہہ ہو کہ ملازمان ریاست ادنی سے لیکر اعلی تک آپس میں ضد اور حسد اور کینہ رکھتے ہیں اور ہمیشہ اسی فکر میں رہتے ہیں کہ فلاں اہلکار کی کوئی بات ہاتھہ آجاوے تو راجہ صاحب سے چغلی کھائیے اُسکو اُکھڑوائیے اپنا رسوخ جمائیے رات و دن اسی خیال میں محو رہتے ہیں کار مفوضہ کا اتنا خیال نہیں ہوتا جتنا کہ تخریب پر۔ اور راجہ صاحب بھی اُس چغلی کو سُنکر فوراً عملدرآمد شروع کر دیتے ہیں تحقیقات کا نام بھی نہیں لیتے ہیں۔ چنانچہ ریاست پٹیالہ میں خلیفہ صاحب کے بہت دشمن ہوگئے تھے اور اُنکو پایۂ وزارت سے گرا دیا تھا جب اُنکا قابو چلا اُنہوں نے دوسروں کی خبر لی۔ اسیطرح ریاست نابہہ میں ہوا تھا کہ جب راجہ بھگوان سنگہ صاحب فوت ہوگئے دیرینہ عہدہ دار برطرف کیے گئے نئے اہلکار بھرتی ہوئے اُن میں بھی نقیض۔ جسکا حال مفصل کسی وقت میں مندرج اخبار ہوگا +

اب ہم صاحبان والی ریاست ملک ہند کو نیک صلاح دیتے ہیں کہ جہانتک ہوسکے اہلکاروں کی چغلیوں پر خیال نہ کیا کریں۔ اگر ایسا کریں تو کبھی ابتری نہ ہو۔ عبد اللطیف +

منقولات

ڈاکٹر ڈف صاحب مرحوم

اہل مسیح کا یہہ دعوی مشہور اور اہل اسلام بھی قبول کرتے ہیں کہ مسیحی لوگ اہل کتاب ہیں لیکن اسلام اور دیندار اقوام میں بھی جو کہ مسیح کے خلاف ہیں یہہ دعوی ہو کہ اگرچہ مسیحی لوگوں کے پاس خدا کا کلام آیا ہو۔ لیکن

انہوں نے ضد اور شرارت کے سبب سے اپنی اصل کتاب کو تبدیل کیا ہو اور وے کتابیں جوکہ بالفعل مسیحیوں کے پاس ہیں سو قابل اعتماد کے نہیں ہیں غرضکہ ایسے مخالفوں کے دعوی کے سبب سے مسیحیوں کے چند بڑے بڑے عالموں نے بڑی کوشش کی ہو اور ہر طرف سے قوی دلیل لاکر اِس بات کو ثابت کیا ہو کہ توریت اور انجیل میں فرق نہ آیا اور نہ اُنکو کسی شخص نے تبدیل کیا۔ منجملہ اُن صاحبوں کے جنھوں نے اِسکام میں مدد دی ہو شاید پادری ٹشن ڈارف صاحب مرحوم نے سب سے زیادہ کوشش کی ہو چنانچہ تفصیل ذیل میں اُسکی سرگذشت کی ایک بات درج ہو جس سے ظاہر ہوگا کہ صاحب موصوف نے کس طرح ایک نہایت قدیم جلد خدا کے کلام کی ملک عرب میں پائی اور دوبارہ اُس کو چھپوایا؛

صاحب ممدوح نے اپنی جوانی میں دلی ارادہ کیا کہ انجیل کی اصالت کی تحقیقات کروں تاکہ اُسکے ترجمے جو مختلف زبانوں میں ہوتے جاتے ہیں اصل کے مطابق ہوویں اور آپس میں موافقت اور مناسبت رکھیں اِسلئے جہاں کہیں سے انجیل کے سب سے پُرانے نسخے دستیاب ہوسکے اُنکو آپس میں مقابلہ کیا اور مدت دراز کو اِسکام میں صرف کرکے اُس نے سنہ ۱۸۴۱ء میں انجیل کی ایک جلد چھپوائی جوکہ بہ نسبت اور جلدوں کے کاتب کی غلطیوں سے خالی تھی اور اصل نسخوں سے زیادہ موافقت رکھتی تھی پھر دور دور ملکوں میں جاکر جہاں قدیم نسخوں کی خبر پائی اُس نے اُنکو پرکھا اور سنہ ۱۸۴۳ء میں انجیل اور توریت کی چند کتابوں کو چھپوایا؛

سنہ ۱۸۴۴ء میں ٹشن ڈارف صاحب نے ملک مصر اور عرب کی سیر کی اِس امید سے کہ شاید اِن قدیم ملکوں کے بیچ میں جہاں مسیحی لوگ پہلے آباد تھے انجیل کے پُرانے نسخے ہاتھ آئینگے اِس سفر کے بیچ میں وہ کترین کے کانونٹ یعنے خانقاہ کو جوکہ کوہ سینا کے متصل ہو گیا اِس قدیم مکان میں بہت مونک یعنے کاتھلک جوگی رہتے ہیں اور اُسکا کتب خانہ مسیحیوں میں مشہور ہو۔ ایک روز کا ذکر ہو کہ پادری صاحب موصوف نے کتب خانہ میں ایک بڑی کتاب دیکھی کہ پُرانی کتابوں کے ورق اُس میں بھرے ہیں اور دریافت کیا کہ یے سب ردی کاغذ ہیں اور اُنکے جلانے کا حکم ہو جب پادری صاحب نے اُن ورقوں کو پڑھنا شروع کیا تو جانا کہ یہہ اوراق توریت کے ایک نہایت قدیم نسخہ کے ہیں اور جب اُن پر خوب غور کیا تو اُنکو معلوم ہوا کہ اِن ورقوں کے برابر کسی شہر میں کوئی قدیم نسخہ کی خبر نہیں ہو بیشک اُسوقت پادری صاحب کو بڑی خوشی ہوئی اور چونکہ اُسکو خیال نہ آیا کہ اپنی خوشی کو چھپاویں مونک لوگ جوکہ خود بے علم تھے یہہ جانکر کہ اِس شخص نے کچھ تحفہ پایا اوراق مذکورہ اُنکو دینے کا انکار کیا لیکن آخر کو اُنہوں نے ٹشن ڈارف صاحب کو ایک حصہ دیکے دو حصہ کو اپنی حفاظت میں کیا؛

پادری صاحب اُن ورقوں کو لیکر ملک مصر اور شام اور روم کی سیر کرکے اپنے وطن یعنے ملک جرمن میں آئے اور اُن ورقوں کی نقل کرکے توریت کی ایک جلد چھپوائی اور اپنے بادشاہ کی مدد کی یادگاری اور شکرگذاری میں اُس جلد کو اپنے بادشاہ کے نام سے مشہور اور منسوب کیا؛ لیکن ٹشن ڈارف صاحب کا دل بے چین تھا اُنکو بڑی آرزو تھی کہ دوبارہ کوہ سینا کو جاؤں اور اُن سب ورقوں کو جمع کرکے چھپوائیں چنانچہ اپنے بڑھاپے میں سنہ ۱۸۵۳ء کے شروع میں وہ عربستان کو پھر گئے لیکن سوائے پیدائش کی کتاب کے ایک چھوٹے حصہ کے اُسنے کچھ نہ پایا مگر اُسوقت اُسکو یقین آیا کہ بیبل کی اکثر کتابیں اُن لوگوں کے پاس ہیں اور اُس نے زیادہ افسوس کیا کہ اُنکو نہیں پاسکا پھر سات برس بعد یہہ عالم دیندار اور مستقل مزاج پادری تیسرے مرتبہ عربستان کو گیا تاکہ اُن بیش قیمت کتابوں کو پاوے اِس عرصہ میں اُسنے اپنے سب بیشتر کے کاموں کو درست کیا تھا اور انجیل اور توریت کی ایک اور نئی جلد چھپوائی ملک شام کے کانونٹ میں شہنشاہ روس کا بڑا نام اور اختیار ہو۔ اِس لئے کہ وہ گریک چرچ کا سردار ہو۔ اسلئے ٹشن ڈارف صاحب نے شہنشاہ روس سے مدد مانگی اُسکی درخواست منظور نظر ہوئی سرکار روس کی طرف سے سفر کا خرچ ملا اور ایسی سند شہنشاہ سے ملی کہ گویا اُسکے لئے سب کچھ آسان ہوگیا غرض ٹشن ڈارف صاحب تیسرے مرتبہ کترین کا نونٹ میں پہنچے کانونٹ کے افسروں نے اُنکی بڑی خاطرداری کی لیکن ورق مطلوبہ کا کچھ پتہ نہ ملا آخر کو نا امید ہوکے ٹشن ڈارف صاحب نے روانگی کا قصد کیا اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ کل ملکِ مصر کی طرف جانا ہو؛

اتفاقاً اُس روز کی شام کو ٹشن ڈارف صاحب کانونٹ کے داروغہ کی ملاقات کو گیا اور دونوں شخص تھوڑی دیر باغیچہ کی سیر کرنے لگے جب کانونٹ میں پلٹ آئے داروغہ صاحب نے درخواست کی کہ آپ میرے یہاں ناشتہ کیجئے جب دونوں صاحب کھانے بیٹھے اُنکی گفتگو اُن قدیم کتابوں پر آئے تب داروغہ نے کہا کہ میرے پاس بھی سپٹوجنٹ یعنے یونانی توریت ہو اور یہہ کہکے اُسنے طاق پر سے ایک گٹھری نکالی اور ٹشن ڈارف صاحب کے ہاتھ میں دی۔ پادری صاحب نے اُس گٹھری کو کھولکر کیا دیکھا کہ یہہ وہی ورق ہیں جنکے لئے میں یہاں آیا ہوں اور اُن میں نہ صرف توریت بلکہ انجیل کی اکثر باتیں بھی ہیں لیکن اُسنے اپنی پہلی بھول کو یاد کرکے اپنی خوشی

کو ظاہر نہ کیا اور نہ دار وغہ سے ان ورقوں کی حقیقت ظاہر کی اُسنے صرف یہہ کہا کہ اگر اجازت ہو تو میں اِن ورقوں کو اپنی خواب گاہ میں لیجاؤں تاکہ وہاں بآرام انکو دیکھوں اِسبات کو دار وغہ نے منظور کیا پس وہ کتابیں اپنے کمرہ میں لے گیا اور رات بھر ٹشن ڈارف صاحب نے کمال خوشی کے ساتھہ انکی تلاوت کی چنانچہ انکا یہہ قول مرقوم ہی کہ مجھے ایسی خوشی ہوئی کہ بے اختیار ہو گیا مجھہ کو اُسوقت یقین ہوا کہ یہہ جلد جو کہ میرے ہاتھہ میں ہی خدا کے کلام کی سب جلدوں سے زیادہ قدیم ہی اور اور جتنی عمدہ اور اصل جلدیں جو کہ بیس برس کی تلاش میں میں نے دیکھیں یہہ اُن سب سے بہتر اور بیش قیمت ہی +

اب ٹشن ڈارف صاحب کو صرف یہہ خیال رہا کہ اِن کتابوں کو کیونکر پاؤں اُسوقت تو کانونٹ کا سردار ملک مصر کو گیا تھا تاکہ نئے آرچ بشپ یعنے لارڈ پادری کے مقرر کرنے کے رسمیات میں شریک ہووے اور علاوہ وغیرہ صاحب نے کہا کہ بغیر حکم سردار کے میں یہہ کتابیں کسی کو نہیں دے سکتا ہوں تب ٹشن ڈارف صاحب نے ملک مصر میں جاکر سردار کو راضی کرکے اسکی طرف سے اُن کتابوں کے لئے رقعہ بھیجدیا اور نو روز بعد شہر قاہرہ ملک مصر میں یہہ جوہر بیش قیمت پادری صاحب کے پاس پہنچا اُس نے فوراً اُسکی نقل کرنے کا بندوبست کیا اور اگرچہ وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھا ۔ اور اُن ورقوں میں ۱۱۰۰۰ سطریں تھیں جو کہ بہت گھنی اور پُرانے حروف کی تھیں تاہم اِس محنت سے نہیں ہٹا لیکن اسکا ارادہ تھا کہ اِن کتابوں کی نقل کرکے اُسکی اصل شہنشاہ روس کی خدمت میں پیش لاوے اِس لئے وہ شہر استنبول میں گئے اور کتریں کانونٹ کے سونک لوگوں کی اِسقدر مدد کی کہ اِنکے ارادہ کے موافق لارڈ پادری مقرر ہوا پس اِن لوگوں نے ٹشن ڈارف صاحب کے احسانمند ہوکے خوشی کے ساتھہ کتاب مذکورہ کی اصل اُسکو عنایت کی اور اُس نے اسکو شہر سینٹ پیٹرزبرگ میں شہنشاہ روس کے قدموں پر رکھا +

تین برس کی محنت کے بعد اِس کتاب کی بعینہ نقل ہوئی اور اب اِسکا نام کوڈیکس سینٹ ٹکس یعنے کوہ سینا کی جلد مشہور اور معروف ہی اور سب عالموں کا یہہ قول ہی کہ توریت اور انجیل کی سب سے پرانی جلد یہی ہی یعنے کہ ورق مذکورہ مسیح کے بعد چوتھی صدی کے شروع میں مسطور ہوئی بہت نسخہ میں جو کہ پہلی صدی کے ورقوں کی نقل ہیں لیکن یہہ ورق جو کہ بالفعل سینٹ پیٹرزبرگ کے کتبخانہ میں ہیں پندرہ سو برس کے پُرانے ہیں پادری ٹشن ڈارف صاحب نے سال رواں کے شروع میں وفات پائی +

از کوکب عیسوی +

اخبارات مُلکی و ولائتی

باپ بیٹوں کی بات چیت صاحب لارنس گزٹ لکھتے ہیں کہ امیر شیر علیخاں صاحب والی کابل نے جو اپنے بڑے بیٹے سردار یعقوب خاں حاکم ہرات کو قید کر رکھا ہی ۲۲ جون ۱۸۷۹ء کو بمقتضائے شفقت پدری اُس سے ملاقات کی اور فرمایا کہ میں تمہارے واسطے کچھہ بندوبست کرنا چاہتا ہوں بشرطیکہ تم میری اطاعت اچھی طرح اختیار کرو ۔ سردار یعقوب خان نے عرض کی کہ اگرچہ میں تمہارا فرزند ہوں مگر دعوے غلامی کا رکھتا ہوں میں یہہ نہیں چاہتا کہ تم مجھہ کو قید سے رہا کرو جبتک انصاف پر نہ آؤ البتہ یہہ آرزو رکھتا ہوں کہ جن لوگوں نے میرے زہر دینے میں کوشش کی اور ارسلا خاں غلزئی نے مجھہ کو فریب دیا اُن سب کو میرے پاس بھیجدو تب میں تمہاری ہدایت کے بموجب کاربند ہونگا اور جبتک تم زندہ ہو نہایت خوشی اور دیانت سے خدمات کو انجام دونگا ۔ یہہ سنکر امیر نے کچھہ جواب نہ دیا اپنے محلسرائے کو واپس چلے آئے +

برہما لارنس گزٹ میں تحریر ہی کہ ۹ جولائی کی پچھلی شب کو ہوس آف کامنس لنڈن میں لارڈ جارج ہملٹن صاحب نے بجواب سوال مسٹر گرانٹ ڈف کے بیان کیا کہ معاملات نزاعی برہما کے بڑی رضامندی سے فیصل ہو گئے ۔ مگر قتل مسٹر مارگری کا اور خاطر ہونے شاہ برہما کی طرف سے جنرل لیستائی چین کی انڈین گورنمنٹ کو شاق معلوم ہوئی اسلئے گورنمنٹ موصوف نے شاہ برہما سے واسطے رفع کرنے اُس حجت کے جس سے ہماری مراد پوری ہوجائے درخواست کی تھی مگر ہماری فوجوں کو شاہ برہما کی حدود میں راستہ ملنے کی اجازت نہیں ہوئی لیکن یقین کہ شاہ برہما انگلنڈ کے اِس دعوے کو ضرور منظور و قبول کرینگے کسی طرح کی روک ٹوک نہ ہوگی چنانچہ صلاح و مشورہ اس معاملہ میں ہو رہا ہی عام میں اُسکا ظاہر ہونا نقصان پیدا کریگا ۔ شملہ سے خبر آئی کہ شاہ برہما نے انگریزی فوجوں کو اپنی سرحد میں آنے سے اِنکار کیا ہی راستہ دینے کی کچھہ ممانعت نہیں کی ہی +

جوڈیشل انتظام پنجاب معلوم ہوا ہی کہ جوڈیشل اسسٹنٹ کے جدید عہدوں کے درج گزٹ کرنے میں جو دیر ہو رہی ہی وہ غالباً اِس سبب سے ہی کہ گورنمنٹ ہند کو یہہ لکھا گیا ہی کہ آیا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی جوڈیشل اسسٹنٹ مقرر ہوسکتے ہیں یا نہیں کچھہ عرصہ ہوا کہ یہہ حکم دیا گیا تھا کہ لفظ اسسٹنٹ کمشنر سے انتظام منظور شدہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ بھی مراد ہوسکتی ہی اسلئے جواب کا انتظار ہی مگر شاید ایکدو ہفتہ کے بعد گزٹ میں مشتہر کیا جائیگا

رشتہ داری صاحب اخبار وکیل ہندوستان نے اُس قانون کو جس میں رشتہ داروں کی ماتحتی کی ممانعت ہو سرکار کو یاد دلایا ہو کہ فی الحال کثرت سے رشتہ دار ماتحتی میں ملازم ہیں اُس قانون کا یہہ منشا تھا کہ باپ بیٹا سالا بہنوئی وقریب کے رشتہ کا کوئی آدمی ایک دفتر میں ملازم نہوں رشوت وغبن کے وقت ایک دوسرے کا ساعون ہونے کا احتمال ہو۔ صاحب اخبار نے خوب موقع پر یاد دلایا ہو یعنے انتظام جوڈیشل جو زیر تجویز ہو شاید بہت لوگ اِس قسم کے دھوکہ میں بھرتی ہو جاویں لطف تب ہو کہ پہلے بھی تبدیل ہوں +

ہندو فقیر کا دیوانہ پن ان دنوں لکھنؤ میں ایک ہندو فقیر آوارہ گرد کوچوں میں پھر کر یہہ مشتہر کر رہا ہو کہ لکھنؤ میں اب قیامت آنے والی ہو۔ اور چونکہ باشندوں کے گناہ بہ کثرت ہوگئے ہیں لہذا مجلس دیوتاؤں میں یہہ فیصلہ قرار پایا گیا ہو کہ اس سال اِس شہر میں بارش نہ ہو بارہ آفتاب چمکینگے اور اِس ملعون شہر پر آگ کا مینہہ برسیگا۔ ڈاکٹر کیننگ صاحب کو اسکی بہت جلد اطلاع دینی چاہئے کیا لکھنؤ میں کوئی پاگل خانہ نہیں ہو +

ممانعت۔ صاحب اخبار وکیل ہندوستان تحریر فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ گزٹ انڈیا مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۸۷۵ء میں ایک رزولیشن اِس مضمون کا شایع ہوا ہو کہ کوئی سرکاری ملازم بلا منظوری گورنمنٹ کوئی مطبع جاری کرکے کسی اخبار یا رسالہ کا مالک نہیں بن سکتا۔ اور نہ وہ اِسبات کا مجاز ہوگا کہ بلا منظوری گورنمنٹ ملکی معاملات میں کار سیاسی ہو سکے اور نہ وہ اِسبات کو شایع کرا سکتا ہو جو اُسکے دفتر میں زیر تجویز ہو۔ یا جسکا مشتہر کرنا سرکار کو ناگوار گذرے اِس حکم کی ضرورت بھی تھی کیونکہ اکثر عہدہ دار بلا سوچے سمجھے اخبار میں خبریں چھپوایا کرتے تھے +

رنگون سے جو تار خبر آئی معلوم ہوا کہ ایک ڈاکو جو کرنیل ہیلٹن صاحب کے قتل میں شریک تھا گرفتار ہوا ہو تین ڈاکو ابھی اور باقی ہیں +

برلن کے تار کا اظہار ہو کہ شہنشاہ روس اور آسٹریا نے مقام بوہیمیا میں باہم ملاقات فرمائی +

بھونچال جو بھونچال حال میں ایشیا کوچک میں آیا تھا اُسکی مفصل کیفیت دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بھونچال کے باعث وہاں بڑی بربادی ہوئی اکثر دیہات بالکل تباہ ہوگئے اور خیال کیا جاتا ہو کہ دو ہزار سے زیادہ آدمی ہلاک ہوئے +

بارش کی کیفیت ہفتہ گذشتہ کی رپورٹ سے واضح ہوا کہ بنارس اور مرزاپور میں ۱۲ تاریخ جون کو بارش ہوئی الہ آباد۔ کانپور۔ اور جونپور میں بارش نہیں ہوئی مگر آثار بارش کے نمودار ہیں۔ باندہ۔ ہمیرپور۔ اور جہانسی میں مطلق بارش نہیں ہوئی اور گرمی کی زیادتی ہو۔ آگرہ میں کئی بار خفیف اندھی آئی اور بوندا باندی رہی میرٹھ میں کچھہ خفیف بادل آسمان پر نمودار رہو۔ ۱۸ ماہ گذشتہ کو بریلی میں ایک انچہہ پانی پڑا۔ ملک اودہ میں بارشیں خوب ہو رہی ہیں۔ پنجاب کے چند اضلاع میں بارش کی اشد ضرورت ہو +

غلط اکثر اخبارات میں دیکھا گیا کہ سر سالار جنگ مادہو راؤ اور سر رچرڈ میڈ صاحب میں نا اتفاقی ہو رہی ہو یہہ بات محض غلط ہو ہمکو سرکاری خبر سے معلوم ہوا کہ ہر دو صاحب باتفاق رائے کل کام انجام دیتے ہیں۔ نہیں معلوم کہ ایسی واہی تباہی خبریں اُڑانے سے کیا حاصل ہوتا ہو +

ہیضہ رُڑکی میں ہیضہ کی چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی۔ اور چالیس آدمی جان بحق ہو چکے ہیں +

ظہور سنگہ باغی۔ ظہور سنگہ باغی جالون کا جسکے لئے گورنمنٹ نے ایک ہزار روپیہ کا اشتہار دیا تھا ۱۹ جون کو ضلع اُناؤ میں ماخوذ ہوا +

ملتان میں منادی ہوگئی ہو کہ پانی دریا کا کسی جگہہ پر اٹک گیا ہو۔ لہذا زمینداران وغیرہ باشندگان قرب و جوار دریا کو طغیانی کا اندیشہ ہو رہا ہو +

فریب علاقہ لکھنؤ کی کسرٹ میں کرنیل بارٹس صاحب نے بہت بڑا غبن روپیہ کا نکالا ہو اور تین بنگالی بابو اِس فریب میں سپرد شیشن ہوئے ہیں +

آتش زدگی موضع مرالی ضلع بنوں میں اتفاقیہ آگ لگ گئی ۶۲ مکان مع مال واسباب جلکر خاکستر ہوگئے اور ایک عورت بھی جلکر مرگئی +

بودہ کے وقت کی عمارتوں کے جو نمونے قرب و جوار پشاور میں پائے گئے تھے اب وہ عجایب خانہ لاہور میں رکھے ہوئے ہیں۔ اور انگو رایل ایشیاٹک سوسایٹی نے گورنمنٹ سے مانگا ہو +

ڈاکہ ایک قافلہ جو کابل سے پشاور کو آرہا تھا کورم کے قریب لُٹا اور ریشم کی لدی ہوئی ایک خچر غارت ہوئی اور دو آدمی مقتول ہوئے اِسپر امیر صاحب نے سردار ولی محمد خاں حاکم کورم کو چوروں اور مال کے برآمد کرنے کے لئے لکھا ہو +

چین میں اب بالکل امن ہو مگر پھر بھی باغیوں کی سرکوبی کے واسطے روپیہ بطور ٹیکس وصول کیا جاتا ہو +

کابل المانیوں اور روسیوں میں ایک لڑائی ہونے کی خبر ہو۔ المانیوں نے والی کابل سے مدد چاہی تھی مگر اُنہوں نے انکار کیا +

سخت زلزلہ قسطنطنیہ سے خبر آئی ہو کہ ان دنوں تمام ضلع ایشکل میں ایسا سخت بھونچال آیا کہ جس کے صدمہ سے ضلع بھر میں بمشکل دو گھر قایم رہے۔ شہر

الیشگلی میں ہزاروں پختہ عمارتیں تھیں اب وہ گھر بیچے ہیں اور بہت آدمیوں کی جان ضایع ہوئی ایک گانو میں دوہزار آدمی رہتے تھے وہاں ایک مکان بھی نہ رہا پانسو لاشیں مکانوں کے نیچے سے دبی ہوئی نکلیں ✤

پنچایت کا نیا قاعدہ لاہور سے سنا گیا کہ اب نیا قاعدہ چیف کورٹ فہرست پنچایت نکلا ہو جو نئے قانون ہائے کورٹ کے ہمراہ جاری ہوگا یعنے پنچوں میں ہندوستانی آدمی بھی شامل ہوا کرینگے ہندوستانی اور انگریزی آدمیوں کی تحقیقات میں بھی ہندوستانی پنچ ہوا کرینگے اگر پنچ چاہینگے تو مجرم کی تحقیقات علیحدہ اپنے اختیار سے کرسکینگے ✤

ترکی روم لنڈن سے ۱۰ جولائی کی خبر آئی کہ سلطنت ترکی روم سے ایک قاصد پکن دار الخلافت چین کو اسلئے بھیجا گیا ہو کہ چین کے مسلمانوں کی ترقی و بہبودی کے بارے میں گفتگو کرے ✤

لال پورہ ارسلا خاں غلزئی [illegible] و نوروز خاں مہمند کا حاکم لالپورہ نے ۲۸ جون کو امیر کابل کے پاس خبر بھیجی کہ بموجب ہدایت امیر صاحب کے ہمنے مختلف اسٹیشنوں لالپورہ پر فوجیں تعینات کردیں۔ نوروز خاں لنڈال میں ہو دو تین ہزار ملائے وہاں کے نوروز خاں سے لگے اور مہمندیوں سے انکی لڑائی بھی ہوئی تھی چالیس آدمی مجروح و مقتول ہوئے مگر انجام کار مہمندی غالب آئے ✤

روسی اور کابلی معلوم ہوتا ہو کہ جب سے روسیوں نے امیر میمانا کی افغانی فوج کو دریائے آمون کے پار شکست دی ہو تب سے افغانستان میں روس کی خبروں کا چرچا زیادہ رہتا ہو اور کابل کے افغان چاہتے ہیں کہ روسیوں سے بچنے کے لئے اپنے گھر کا بندوبست کریں۔ چنانچہ ۲۲ جون کو امیر کابل نے دربار عام منعقد کرکے سب کو ہدایت کردی ہو ✤

ڈاک پر ڈاکہ معلوم ہوتا ہو کہ راجپوتانہ کے ڈاکوؤں نے اس بات کا بیڑہ اُٹھالیا ہو کہ ڈاک کو کبھی جاری نہیں ہونے دینگے۔ اکثر اوقات ڈاک کی تھیلیاں لوٹ کر لیجاتے ہیں دو اور واردات ہوچکی ہیں ۱۵ جون کو بانسواڑہ سے خیرواڑہ کو ڈاک جاتی تھی ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور تھیلہ لوٹ کر لیگئے۔ اس ڈاک میں چارسو روپیہ کا ایک ہی تھیلہ تھا ۲۰ تاریخ کو جودھپور کے قریب ڈاک لٹی ✤

جہاد امیر کابل انڈین مرر کا ایڈیٹر پوچھتا ہو کہ اگرہ اخبار میں اس فقرہ کے کیا معنے ہیں کہ کابل میں روسیوں کی آمد آمد کی خبر گرم ہو کہ آج امیر صاحب نے ایک دربار عام بحاضری جمیع خوانین اور سرداروں کے منعقد کیا اور بیان کیا کہ تم سب کو معلوم ہو کہ مینے تمہارے آرام اور آسایش کیواسطے گورنمنٹ انگریزی سے صلاح کی ہو اور اب روسیوں نے ہمیں تکلیف دینی شروع کی ہو۔ ہمیں مناسب ہو کہ ہم اُن سے جہاد کریں اب میں تم سے اس معاملہ میں تمہاری رائے دریافت کرنا چاہتا ہوں اگر تم افغانستان میں رہنا چاہتے ہو تو میرے ساتھ ہوجاؤ۔ ورنہ مجھکو اجازت دو کہ میں کوئی اور ریاست اپنے تصرف میں کرلوں ✤

سنا جاتا ہو کہ بذریعہ منادی اس خبر کو تمام شہر میں بھی مشتہر کیا گیا تھا اور یہہ بھی سنا جاتا ہو کہ میر میمنہ کا اصلی مدعا کابل میں آنے سے یہہ ہو کہ امیر صاحب سے مدد کا ملتجی ہو۔ اور افواہ ہو کہ امیر کو روسیوں نے شکست دی ہو روسی لوگ دریائے آمون کو عبور کر آئے ہیں مشہور ہو کہ روسی لوگ مقام مرو و میمنہ کے مابین ہیں ✤

واہ کیا خوب امیر صاحب کو سوجھی ہو کہ لوگ یوں تو مجھسے بباعث قید سردار یعقوب خاں کے ناراض ہیں۔ جہاد کے بہانہ سے میرے مددگار و معاون ہوجاوینگے یقین ہو کہ جہاد کے معنی امیر صاحب کو روسی معہ تفسیر کے بتاوینگے ✤

لودیانہ جمعہ کے روز خوب گھلکر مینہہ برسا اُس روز سے یونہیں بادل آتا ہو اور چلا جاتا ہو کسی کسی وقت اُوس سی پڑ جاتی ہو۔ پیر کے روز شدت سے گرمی ہوئی ✤ صفائی وغیرہ کا انتظام بہت اچھا ہو ٹوٹی پھوٹی سڑکیں بنائی جاتی ہیں میونسپل کمیٹی کی معرفت تمام شہر کے کوؤں کا اگہر نکلوایا گیا اور خود ہی اُجرت دی ✤

جو اخبار ممالک مغربی و شمالی و پنجاب وغیرہ کے ہفتہ حال میں ہمارے دفتر میں آئے سب بارش کی خبریں لائے ✤

خدا یہاں بھی اپنے بندوں پر رحم فرماوے اور مینہہ برساوے ✤

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۱۲ جولائی سنہ [illegible]ء

کل اموات ہفتہ حال میں ۶۲۹۸ درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں ۶۰۲۳ واقع ہوئی تھیں ۱۶ اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں۔ ۱ لوکسر ۲ موضع بادیری جو ضلع رہتک میں ہو ۱ شہرہ ۳ لیہی ۳ میل کا کل ۱ سورولا ۳ عقبہ اور ۱ موضع جنانا جو ضلع انبالہ میں ہو اور ۱ موت ضلع کانگڑہ میں درج رجسٹر ہوئی ۵۱۹ اموات مرض چیچک سے ہفتہ حال میں درج رجسٹر ہوئیں اضلاع انبالہ گوڑگانوہ کرنال و پشاور میں یہہ مرض نہایت شدت سے پھیلا ہوا ہو لودیانہ و منٹگمری میں بھی اس مرض سے مہلک اموات واقع ہوئیں ✤

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا